پورٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

جلد ۵ || ۱۳ ہجرت ۱۳۳۲ ہش || ۱۳ مئی ۱۹۵۳ء || نمبر ۳۹

ملک کے مسائل حل کرنے کیلئے اتحاد ہمت عزم صمیم اور خود اعتمادی کی ضرورت ہے

مقامی مفادات سے بالاتر ہو کر پاکستان کے مستقبل کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے

ڈھاکہ سے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی نشری تقریر

ڈھاکہ ۱۲ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ اس وقت ملک کو جن مسائل کا سامنا ہے۔ ان کو حل کرنے کے لئے اتحاد، ہمت، عزم صمیم اور خود اعتمادی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ڈھاکہ سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ملک کے لوگ مقامی مفاد سے بالاتر ہو کر پاکستان کے شاندار مستقبل پر نظریں جمائے رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم مشکلات پر قابو نہ پا سکیں۔ آپ نے کہا کہ پرانی قوموں کو ہمارے سے بھی زیادہ سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے اتحاد ہمت عزم صمیم اور خود اعتمادی کے ذریعہ اپنی مشکلات پر قابو پا لیا۔ خود ہمیں بھی پاکستان بننے کے وقت شدید مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن چونکہ ہمارا یقین محکم تھا۔ اور ہماری صفوں میں اتحاد تھا۔ اس لئے ہم ان مشکلات پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے — وزیر اعظم نے کہا کہ ہماری کامیابی کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ ہماری صفوں میں کامل اتحاد برقرار رہے۔ اور ہمارے اندر رجحان کی طرح یکجہتی قائم رہے۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ حکومت عوام کی مصیبتیں دور کرنے کے لئے پوری قوت کے ساتھ کام کرے گی۔ آپ نے کہا کہ مشکلات ہماری آزمائش تو کر سکتی ہیں۔ لیکن کمر نہیں توڑ سکتی۔ مسٹر محمد علی نے کہا مشرقی پاکستان کے لوگوں نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور جس طریقے سے میری حمایت کی ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اپنے مشرقی پاکستان کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں نے ملک کے تمام حصوں کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے یہ دورہ اس کی پہلی کڑی ہے۔ آپ نے کہا۔ جونہی مجھے ملک کے تمام مسائل کا جائزہ لینے کا موقع مل جائے گا۔ میں عوام سے براہ راست تعلق پیدا کروں گا۔ وزیر اعظم نے آج بھی ڈھاکہ میں مصروف دن گذارا۔ آپ نے مختلف طبقوں کے وفود سے ملاقات کی تیسرے پہر کو انہوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں سفارتی نمائندوں کے ساتھ چائے پی۔

آپ کل دن کے گیارہ بجے ڈھاکہ سے کراچی کے لئے روانہ ہوں گے۔ عام لوگوں کو اس وقت ہوائی اڈہ پر جانے کی اجازت ہو گی۔

برطانیہ مشرق وسطیٰ میں حملہ آور کی حیثیت رکھتا ہے

وزیر اعظم مصر جنرل نجیب کا بیان!

قاہرہ ۱۲ مئی۔ وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ برطانیہ مشرق وسطیٰ میں حملہ آور کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسٹر چرچل نے کل برطانوی دارالعوام میں خارجی پالیسی پر جو بیان دیا تھا جنرل نجیب کا یہ بیان اسی کے جواب میں ہے — جنرل نجیب نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کا مسئلہ کلی طور پر عرب ملکوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری صرف انہیں پر عائد ہوتی ہے۔ نہر سویز کے علاقہ میں مصریوں کے تعاون کے بغیر برطانیہ کا اپنے اڈے برقرار رکھنا بالکل بیکار ہے۔ اور جب تک برطانیہ جارحانہ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اسے مصریوں کا تعاون ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔

سندھ میں مسلم لیگ کو کامل اکثریت حاصل ہو گئی

۱۱۱ نشستوں میں سے ۷۹ نشستیں جیت لیں

حیدرآباد سندھ ۱۲ مئی:۔ سندھ کے عام انتخاب کے نتیجے میں مسلم لیگ کو دوسری تمام پارٹیوں پر کامل اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ مسلم لیگ نے سندھ کی کل ۱۱۱ نشستوں میں سے ۷۹ نشستیں حاصل کر لی ہیں ۳۰ نشستوں کا اعلان ابھی ہونا باقی ہے۔ ۱۱۱ میں سے ۹ عام نشستیں ہیں۔ اور ایک مسلم خواتین کی نشست ہے۔ آج زیریں سندھ میں سرکاری طور پر ووٹوں کی گنتی شروع ہو گئی۔ خیال ہے ۲۰ مئی تک الیکشن کمشنر مسٹر ہاشم رضا کو انتخابات کے نتائج کی مکمل فہرست مل جائے گی۔

منسوخی کے احکام نئے گورنر پنجاب کے چارج لینے سے قبل جاری ہوئے تھے

ناظر صاحب امور عامہ کا تار

ربوہ ۱۲ مئی۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے اپنے سابقہ تار مورخہ ۹ مئی کے ضمن میں ربوہ سے حسب ذیل برقی پیغام ارسال فرمایا ہے۔

"بحوالہ تار مورخہ ۹ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام جاری شدہ نوٹس کی منسوخی کے احکام حکومت کی طرف سے نئے گورنر پنجاب کے چارج لینے سے قبل جاری ہوئے تھے"

یاد رہے کہ مورخہ ۹ مئی کے تار میں غلطی سے یہ لکھا گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام جاری شدہ نوٹس نئے گورنر پنجاب نے واپس لیا ہے۔ دراصل نئے گورنر پنجاب کے چارج لینے سے قبل ہی حکومت نے نوٹس کی منسوخی کے احکام جاری کر دیئے تھے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا تار میں واضح کی گئی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۲ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں خوفناک طوفان

۷۵ آدمی ہلاک ۴۰۰ زخمی ایک سو لاپتہ

واشنگٹن ۱۲ مئی امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں شدید طوفان آنے سے اب تک ۷۵ آدمی ہلاک اور ایک سو اشخاص لاپتہ ہو چکے ہیں اس طوفان میں ۴۰۰ اشخاص زخمی ہوئے ہیں کئی عمارتیں گر گئی ہیں۔ ایک عمارت کے گرنے سے ۲۰۔۲۵ بچے دب گئے۔ جن میں سے صرف ۵ زندہ بچے۔ امدادی جماعتیں تمام رات ملبہ میں سے لاشوں اور دبے ہوئے انسانوں کو نکالنے میں مصروف رہیں۔

— ماسکو ۱۲ مئی روس کے سرکاری اخبار اسویسٹیا نے اپنے اداریہ میں ۵ طاقتوں پر زور دیا کہ وہ آپس میں امن کا معاہدہ کریں۔

کراچی میں امریکی وفد کی مصروفیات

کراچی ۱۲ مئی۔ پاکستان کی غذائی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے جو امریکی وفد یہاں آیا ہوا ہے۔ اس نے آج مختلف وزارتوں کے سیکرٹریوں سے بات چیت کی۔ محکمہ خوراک و زراعت کے افسران نے وفد کے اراکین کو تفصیل سے بتایا کہ پاکستان غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کر رہا ہے۔ اس نے سندھ کی غذائی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے سندھ کے افسروں سے بھی ملاقات کی وفد کو آج رات بہاولپور روانہ ہو جانا تھا۔

دونوں ملکوں کی کانفرنس کا ایجنڈا تیار کر لیا گیا

نئی دہلی ۱۲ مئی۔ پاکستان اور ہندوستان کے باہمی معاملات کے متعلق جو کانفرنس اس ماہ کے آخر میں ہونے والی ہے۔ دونوں ملکوں کے افسران نے آج اس کا باضابطہ طور پر ایجنڈا تیار کیا۔ پاکستانی وفد جمعرات کو کراچی واپس پہنچ جائے گا۔

اسرائیل نے عارضی صلح کی خلاف ورزیاں کی ہیں

فلسطین میں عارضی صلح کے نگران کی رپورٹ

بیت المقدس ۱۲ مئی۔ فلسطین میں عارضی صلح کے نگران لفٹننٹ جنرل ولیم رائیلے نے اقوام متحدہ کو ایک رپورٹ میں مطلع کیا ہے۔ کہ اسرائیل نے پچھلے مہینے عارضی صلح کی شدید خلاف ورزیاں کی ہیں۔

— پن من جوم ۱۲ مئی:۔ اقوام متحدہ کا وفد کوریا میں کمیونسٹوں کی تجاویز کے مقابلہ میں جوابی تجاویز پیش کر رہا ہے۔ جنرل مارک کلارک لفٹننٹ جنرل ہیرسن سے اس معاملے میں بات چیت کرنے کے لئے منسان پہنچ گئے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میکلوڈ روڈ سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۵۳ء

صوبہ پرستی کا انسداد

موقر معاصر روزنامہ "جنگ" اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ حکومت پاکستان عنقریب صوبہ پرستی کے خلاف ہمہ گیر مہم شروع کرنے والی ہے۔ خبر میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان ہر اس افسر کو خواہ اس کا درجہ اور مقام کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو جس پر صوبہ پرستی کا شبہ کیا جائے گا اسکو ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔ حکومت پاکستان اس نتیجہ پر اس لئے پہونچی ہے کہ اس کو تجربہ سے محسوس ہوا ہے کہ

"صوبہ پرستی سرکاری مشینری کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے۔ اور اس سے حکومتی کارکردگی کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ بلکہ یہ رشوت ستانی وغیرہ جرائم سے بھی زیادہ تباہ کن ہے۔"

خبر مذکور میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حکومت نے اس سلسلہ میں ایک سرکاری کمیٹی بنا دی ہے جو ۱۹۵۰ء سے بعد کی تمام افسران کی ترقیوں کا جائزہ لے گی کمیٹی کا یہ کام ہوگا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جتنے تقررات ہوئے ہیں۔ ان کا جائزہ لیا جائے۔ اور جو لوگ اپنے عہدہ کے سرانجام دینے کی صلاحیت ولیاقت نہ رکھتے ہوں۔ اور ان کو ناجائز ترقی دے دی گئی ہے۔ انہیں اگر سابقہ عہدوں پر واپس نہ کیا جا سکے۔ تو کم از کم انہیں اس عہدہ پر واپس کیا جائے جس پر وہ ۱۹۵۰ء میں تھے۔

اگر یہ خبر صحیح ہے تو یقیناً حکومت کو یہ اقدام مجبوراً لینا پڑا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اقربا نوازی کی طرح صوبہ پرستی کا مرض بھی بڑی طرح پھیلا ہوا ہے۔ یہاں اکثر قابلیت اور اہلیت کی بناء پر نہیں بلکہ اس لحاظ سے ملازمتیں تقسیم کی جاتی ہیں اور ترقیاں دی جاتی ہیں کہ آیا امیدوار صاحب اختیار افسر کے صوبہ سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں۔

یہ جذبہ ملک کی سالمیت کو سخت نقصان پہونچانے والا ہے۔ اس سے بلکہ سرکاری دفتروں میں تلخی کی حد تک پارٹی بازی کو تقویت پہونچتی ہے جس سے دفتری کام کو سخت نقصان ملتا ہے۔ ذرا ذرا سے معاملہ میں جنبہ داری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتری کارکن اپنے اپنے لیڈر کے بھروسہ پر جس طرح چاہتے ہیں کرتے ہیں اور دفتر کا کام کرنے کی بجائے جوڑ توڑ میں لگے رہتے ہیں۔ معمولی پارٹی بازی جس کی بناء اقربا نوازی یا ذاتیات پر ہوتی ہے۔ اس کا تو شائد اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ مگر جب یہ وسیع صوبائی بناء پر چلتی ہے۔ تو دفتری کام کے نقصان کے علاوہ ملک کی سالمیت پر ضرب لگاتی ہے جس کا خوفناک نتیجہ نعوذ باللہ یہ نکل سکتا ہے کہ ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے

سب سے زیادہ اس وقت ملک کو متحد رہنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر صوبہ پرستی جیسے خوفناک رجحانات کا ابھی سے استیصال نہ کیا گیا۔ تو بڑھتے بڑھتے یہ زخم سخت تشویشناک صورت اختیار کر جائے گا۔ اس لئے حکومت کا یہ اقدام دراصل آخری وقت میں ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کا تدارک شروع میں نہایت سختی سے کیا جاتا۔ تاکہ آج تک جو اس سے نقصان ملک و قوم کو پہونچ چکا ہے۔ وہ نہ ہوتا۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عوام کی صوبائی خصوصیات کو مٹا دیا جائے۔ یہ نہ تو کبھی ہو سکتا ہے اور نہ پسندیدہ ہے۔ مگر یہ فرق محض امتیازی حد تک محدود رہنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے پاکستان کے مختلف صوبوں کی خصوصیات کو قائم رکھتے ہوئے ان میں ایسی مشترکہ اور متحدہ روایات قائم کی جائیں۔ جو مختلف صوبوں کو باہم پیوست رکھنے میں مدد معاون ثابت ہوں

اسلام نے اس کے متعلق جو اصول پیش کیا ہے اس سے بہتر کوئی اصول نہیں اور وہ یہ ہے کہ قبائل کی تقسیم تو محض شناخت کے لئے ہوتی ہے۔ اصل بڑائی صرف تقوے سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر اسلام کے اس اصول پر تقوے اور دیانتداری سے عمل کیا جائے تو کسی صوبے کو یہ شکایت نہیں ہو سکتی کہ اس کے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے اسلئے اگرچہ حکومت کے انسدادی اقدامات موجودہ صورت میں نہایت ضروری ہیں مگر کام دراصل مسلم لیگ کا ہے کہ وہ عوام میں صوبہ پرستی کے خلاف موثر پروپیگنڈا کرے جس کا بہترین طریق یہی ہے کہ مسلم لیگ کے اصول اتحاد پر پورا پورا زور دیا جائے۔ اور تمام صوبوں میں سیاسی بیداری کے لئے زبردست مہم چلائی جائے۔

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۶)

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کی ابتدا ہوئی۔ اور حضور نے اس بھاری امانت کا ذکر حضرت خدیجہ رض سے فرمایا جو اللہ تعالےٰ حضور کے سپرد فرمانا چاہتا تھا تو حضور کی مجسم وفا رفیقہ نے جن الفاظ کے ساتھ حضور کو تسلی دلانے کی کوشش کی۔ وہ تاریخ اسلام کا جزو بن چکے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے حضور کے اخلاق فاضلہ میں سے بعض کا ذکر اس موقعہ پر فرمایا۔ منجملہ ان اخلاق فاضلہ کے ایک جامع خُلق یہ تھا۔ کہ حضور ان اخلاق فاضلہ کا احیاء فرماتے ہیں جو لوگوں میں سے مٹ چکے ہیں۔

تمام ادیان عالم میں اسلام ہی وہ واحد اور یگانہ مذہب ہے جسے یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اسنے کامل آزادی ضمیر کا اعلان فرمایا۔ قرآن پاک نے یہ اعلان فرما کر لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کو الگ الگ واضح کر دیا گیا ہے) اور پھر فرما کر وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (اے رسول تو اعلان کر دے کہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے اسے تسلیم کرے اور جو چاہے انکار کر دے) حریت ضمیر کا میثاق دنیا کو عطا فرما دیا۔ اسلام کی بنیاد حق اور بینات پر ہے۔ حق کے مقابل پر باطل کو کوئی ثبات نہیں۔ حق کی جگہ غیر حق یا باطل کسی صورت میں لے نہیں سکتا۔ اور قرآن تو وہ حق ہے جس کے متعلق اللہ جل شانہ نے فرمایا لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ (نہیں ظاہر ہوگا کوئی امر اس سے پہلی تاریخ میں سے اور نہ پیدا ہوگا کوئی امر اسکے بعد جو اسکے مخالف ہو) اس لئے اسلام کو نہ تاریخ سے کسی قسم کا خدشہ ہے نہ آثار قدیمہ سے نہ سائنس اسلام کے مخالف جا سکتا ہے۔ نہ علوم جدیدہ میں سے کوئی۔ اسلام کی بنیاد محکم بینات پر ہے۔ اور اسلام کا اعلان ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ (اب تو ہلاک ہوگا وہ جو ہلاک ہوا حجت کے ساتھ اور زندہ رہے گا۔ وہ جو زندہ رہا۔ قوی دلیل کے ساتھ)

اللہ تعالےٰ نے ہمارے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ نور عطا فرمایا جو ہر ظلمت پر فائق ہے۔ اور جسے کسی طوفان سے کوئی خدشہ نہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

آں چراغش داد حق کش تا ابد

نے خطر نے غم ز بادِ صرصرے

پھر اسلام جیسے دین اور روشن ہدایت کو کسی چیز کی کیا احتیاج؟ اسلام کی تو بنیاد ہی ضمیر کی آزادی اور نیت اور ارادہ اور قول اور فعل کے تطابق پر ہے۔ اور یہ تطابق تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ضمیر کلی طور پر آزاد ہو۔

جب قرآن پاک نے یہ اعلان فرمایا لا اکراہ فی الدین تو یہ محض ایک حکم یا قانون ہی نہیں کہ دین کے معاملہ میں جبر روا نہیں۔ اور جبر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک بنیادی حقیقت اور حکمت کا بھی اعلان ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر ممکن ہی نہیں۔ جبر ہو ہی نہیں سکتا۔ جب دین اور ایمان کا تعلق ضمیر کے ساتھ ہے۔ اور ضمیر فطرتاً آزاد ہے۔ تو اسپر جبر کیا؟ جبر سے مجبور ہو کر یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص منہ سے وہ الفاظ کہہ دے۔ جن کی تصدیق اس کی ضمیر نہیں کرتی۔ لیکن جبر سے ضمیر کو تو منوایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ ضمیر تو تمام وقت جبر کے خلاف احتجاج کر رہی ہوگی۔ گویا جبر کے نتیجہ میں ایک شخص منافق تو بن سکتا ہے۔ لیکن مومن نہیں بن سکتا۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (منافق جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہونگے) (باقی صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر مومن اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ہر کام کا آغاز اور انجام اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے

اگر تم اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کو مدنظر رکھو تو تمہاری زندگی کے سارے اعمال درست ہو جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم مئی ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رات کو

گرمی کی وجہ سے

میں اندر سو نہیں سکا۔ اور باہر تیز ہوا تھی۔ اس لئے بائیں لات کے گھٹنے میں درد شروع ہوگئی۔ اور چلنا مشکل ہوگیا۔ مگر چونکہ میں سوٹیوں اور کلیچ کے سہارے چل سکتا ہوں اس لئے مسجد میں آگیا ہوں۔ خطبہ میں بیٹھ کر پڑھوں گا۔

پچھلے دو جمعوں میں میں نے بسم اللہ کے متعلق بعض باتیں کہی تھیں۔ آج میں مختصراً اس آیت کے اگلے حصہ کے متعلق بعض باتیں بیان کرتا ہوں

قرآن کریم کی یہ خوبی ہے کہ اس کی آیات کی ترتیب اس قسم کی ہے۔ کہ وہ اپنی ذات میں ہی

راہ نمائی کرنے والی

ہے، اس لئے اس کی طرف خاص طور پر اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک جگہ پر ایک باپ کھڑا ہو۔ اور اس سے نیچے ساتھ ہی اس کا بیٹا کھڑا ہو۔ اور کوئی کہے کہ یہ والد ہے۔ اور یہ بیٹا ہے۔ تو اسے اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کہ باپ اونچی جگہ کھڑا ہے اور بیٹا نیچی جگہ کھڑا ہے۔ کیونکہ الفاظ اپنی ذات میں ان کے مدارج پر دلالت کر رہے ہیں۔ قرآن کریم بھی بات کو ایسی ترتیب سے بیان کرتا ہے۔ کہ وہ ترتیب اپنے مطلب پر دلالت کرتی ہے۔ اور اسے بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن اگر ہم کوئی بات بیان کرتے ہیں تو ہمیں یہ تفصیل بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ ہم نے اس بات پر زور کیوں دیا۔ یا زور دیا ہے۔ تو اس کے فلاں حصہ کو پہلے کیوں بیان کیا ہے۔ اور فلاں حصہ کو بعد میں کیوں بیان کیا ہے چونکہ ہمارے خیالات محدود ہوتے ہیں۔ اور ہمیں مخاطب کے خیالات کا پتہ نہیں لگ سکتا اس لئے کئی دفعہ ہم اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ مخاطب ہماری بات سے کیا نتیجہ اخذ کرے گا۔ لیکن قرآن کریم اس

خدا کا کلام

ہے۔ جو اپنی بات کو بہتر رنگ میں پیش کر سکتا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ سننے والا یا مخاطب اس سے کیا مطلب اخذ کرے گا۔ اس کے ذہن پر کیا اثر ہوگا۔ اس لئے وہ اپنی بات میں ان خیالات کو بھی مدنظر رکھ لیتا ہے۔ اب دیکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں رحمانیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے۔ جو بغیر کسی عمل کے دیتی ہے۔ اور بغیر کسی استحقاق کے دیتی ہے۔ اور یہ لفظ یہاں "اللہ" کی صفت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ اور "اللہ" نام عربی زبان میں اس ہستی کا ہے۔ جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہو۔ اور تمام عیوب سے پاک ہو۔ اور جب دنیا میں کوئی ایسی ہستی موجود ہے۔ جو سب صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اور

سارے عیوب سے پاک

ہے تو لازماً ہمیں ماننا پڑے گا کہ وہ ہستی خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے۔ خلق خود ایک صفت حسنہ ہے۔ اگر یہ صفت حسنہ اس ہستی میں نہیں پائی جاتی جس کے لئے عربوں نے "اللہ" کا نام مقرر کیا ہے۔ تو اس لفظ کا استعمال درست نہیں ہوگا۔ پس "اللہ" ہے تو ایک ہستی کا نام لیکن وہ مقرر کیا گیا ہے ایک ایسی ہستی کے لئے جو خاص صفات رکھنے والی ہے۔ یہ لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس ہستی کے لئے یہ لفظ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں سب صفات حسنہ جمع ہوں۔ اور وہ سب عیوب سے پاک ہو۔ پس "اللہ" اسم ذات ہے جو صرف ایک وجود کے لئے ہی وضع نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک بامعنی وجود کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے کسی کے ہاں ایک بچہ پیدا ہو۔ بچہ کی پیدائش سے پہلے اسے خواب آجائے۔ کہ وہ بڑا نیک ہوگا۔ اور اس خواب کی بناء پر اس بچہ کا نام وہ طاہر یا اطہر رکھ دے۔ تو طاہر یا اطہر اسم ذات اور علم بھی ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ نام بچہ کی کسی خاص صفت کو مدنظر رکھ کر رکھا گیا ہوگا۔ پس ایک لحاظ سے وہ اسم ذات اور علم ہوگا۔ اور ایک لحاظ سے وہ کسی خاص صفت کو ظاہر کرنے والا ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو لے لو۔ آپ کا نام محمدؐ تھا۔ "محمدؐ" اسم ذات ہے۔ لیکن

الٰہی تصرف کے ماتحت

یہ اسم صفت بھی ہے۔ اب اگر ہم لفظ "محمدؐ" بولتے ہیں۔ تو اس سے اسم ذات اور اسم صفت دونوں مراد ہوتے ہیں۔ جب اسے بطور اسم ذات لیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بچہ کی پہچان کے لئے اس کا نام والدین نے "محمدؐ" رکھا ہے۔ اور جب اسم صفت مراد لیا جاتا ہے۔ تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ بچے کا نام الٰہی تصرف کے ماتحت "محمدؐ" رکھا گیا ہے۔ تا یہ اس کے خاص قسم کے اخلاق اور صفات پر دلالت کرے لیکن بعض نام ذاتی بھی ہوتے ہیں اور صفاتی بھی ہوتے ہیں "محمدؐ" ذاتی نام بھی تھا۔ اور صفاتی بھی۔ اسی لئے جب مشرکین مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں۔ تو صحابہؓ نے چڑ کر کہا یا رسول اللہ یہ لوگ آپ کو گالیاں دیتے ہیں۔ عرب لوگ زبان دان تھے۔ وہ یہ جانتے تھے۔ کہ اگر وہ "محمدؐ" نام لے کر گالیاں دینگے تو اس کے کوئی معنے نہیں ہونگے۔

محمدؐ کے معنے

ہیں "تعریف کیا گیا"۔ اب جس شخص کی تعریف کی جائے۔ اسے گالیاں کس طرح دی جا سکتی ہیں۔ اگر "محمدؐ" نام لے کر گالیاں دی جائیں گی تو سننے والا کہے گا کہ ایک اچھی صفت رکھنے والا برا کیسے ہوگیا۔ اس لئے جب وہ گالیاں دیتے تھے تو "محمدؐ" نہیں کہتے تھے مذمم کہا کرتے تھے۔ اور مذمم کے معنے ہیں جس کی مذمت کی گئی ہو۔" جیسے ہمیں مرزائی کہہ کر لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ احمدی کہہ کر گالیاں نہیں دیتے۔ کیونکہ لفظ "احمدی" کے معنے ہیں۔ احمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والا۔ اب اگر کوئی کہے کہ احمد سے تعلق رکھنے والے برے ہوتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہوگا سننے والا کہے گا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والا برا کیسے ہوگیا۔ اسلئے یہ لوگ ہمیں احمدی نہیں کہتے مرزائی کہتے ہیں۔ اسی طرح مشرکین مکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مذمم کہا کرتے تھے اور مذمم کے معنے ہیں وہ شخص جس کی مذمت کی گئی ہو۔ جب صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا کہ مشرکین مکہ آپ کو گالیاں دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا آخر وہ کیا کہتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ آپ کو مذمم کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام تو محمدؐ ہے۔ مجھے تو کوئی گالی نہیں دے سکتا۔ جیسے ہمیں احمدی کہہ کر کوئی گالی نہیں دے سکتا۔ جب بھی کوئی شخص ہمیں گالیاں دے گا وہ قادیانی یا مرزائی کہے گا۔ ہم نہ قادیانی ہیں اور نہ مرزائی۔ اگر وہ ہمیں قادیانی کہتے ہیں تو قادیان میں ہندو اور سکھ بھی آباد تھے اور اگر مرزائی کہتے ہیں

تو ادھر تو ایک مرزا ہے۔ اور ادھر دس لاکھ مرزا ہیں۔ جب وہ ہمیں مرزائی کہہ کر گالیاں دیتے ہیں۔ تو اس سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد نہیں ہوتے۔ بلکہ اس میں سارے مغل آجاتے ہیں۔ چاہے وہ پاکستان کے ہوں۔ ہندوستان کے ہوں۔ یا سمرقند بخارا کے ہوں اور اگر وہ ہمیں قادیانی کہتے ہیں۔ تو قادیانی کے لفظ میں وہ سب مسلمان۔ ہندو اور سکھ بھی آجاتے ہیں۔ جو قادیان میں رہتے ہیں۔ یا رہتے تھے۔ وہ بھی گالیاں دینے والوں سے لڑیں گے غرض مشرکین مکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے وقت محمدؐ کا لفظ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مذمم کہا کرتے تھے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میرا نام تو محمدؐ ہے۔ مذمم نہیں۔ اس لئے یہ لوگ مجھے گالیاں نہیں دے رہے۔ "اللہ" کا لفظ بھی اسی رنگ کا ہے۔ لفظ "اللہ" کے کوئی معنے نہیں یہ لفظ محض علم ہے ایک ہستی کے لئے۔ لیکن علمیت کے اعتبار سے یہ لفظ صرف ایک وجود پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ یہ ایک ایسی ذات کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں کوئی عیب نہیں۔ اور وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اور جب اس ذات کو

تمام صفات حسنہ سے متصف

تسلیم کیا گیا ہے۔ تو وہ خالق بھی ہوگی۔ اور جب خالق ہوگی۔ تو اس کے معنے ہیں۔ کہ جو چیز بھی چلے گی اس کے بعد چلے گی۔ پس "اللہ" کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ ایسی ہستی پر جو تمام صفات حسنہ سے متصف اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ اب اگر خلق صفت حسنہ ہے۔ تو وہ بھی اللہ میں پائی جائے گی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے روح و مادہ کا پیدا کرنے والا نہیں۔ اگر وہ روح و مادہ کا پیدا کرنے والا نہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ روح و مادہ پیدا کرنا اچھی بات نہیں۔ حالانکہ خلق صفات حسنہ میں شامل ہے۔ نقص پر دلالت نہیں کرتی پس روح و مادہ کو پیدا نہ کر سکنا ایک نقص ہے۔ جو الوہیت کے منافی ہے۔ پس اگر اللہ ہے۔ تو لازماً دنیا کی ساری چیزیں اسی نے پیدا کی ہیں۔ اور جب ساری چیزیں اللہ تعالےٰ نے ہی پیدا کی ہیں۔ تو وہ اللہ کے بغیر کام کیا کر سکتی ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ نے ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ تو وہ کچھ دیگا۔ تو وہ کام کریں گی مثلاً اگر میں کوئی مکان بناتا ہوں۔ تو میں اس میں دروازہ بناؤں گا۔ تو بنے گا۔ میرے بنائے بغیر دروازہ نہیں بن سکتا۔ میں کھڑکی بناؤں گا۔ تو بنے گی۔ میرے بنائے بغیر کھڑکی نہیں بن سکتی۔ میں اس میں طاقچہ رکھوں گا۔ تو طاقچہ رکھا جائیگا آپ ہی آپ طاقچہ نہیں رکھا جا سکتا۔ میں روشندان بناؤں گا۔ تو روشندان بنیں گے۔ میرے بنائے بغیر روشندان نہیں بن سکتے۔ پس جب "اللہ" کے لفظ کے نیچے خلق کی صفت آگئی۔ تو لازماً اس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ اگر کوئی کام کرتا ہے۔ تو اسی نے ہی کرنا ہے۔ پس بسم اللہ کے آگے

پہلا قدم

رحمانیت کا آئیگا۔ اور دوسرا قدم رحیمیت کا۔ یعنی جو چیزیں خدا تعالےٰ انسان کو دیگا۔ وہی وہ استعمال کرے گا۔ اور جب وہ استعمال کریگا۔ تو کوئی نہ کوئی نتیجہ بھی اس کا نکلے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کسی دوسرے کو ایسی چیز دے۔ جو اس کے کام میں آنے والی نہ ہو۔ مثلاً ایک جولاہا ہے۔ اسے اگر میں دس من لوہا دیدوں۔ تو اس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔ ایک لوہار کو ایک تانی دیدوں۔ تو اس سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ لوہار کپڑا بننے کا کام تو جانتا نہیں۔ وہ تانی سے کیا فائدہ اٹھائیگا۔ یا ایک ڈاکٹر کو ادویہ کی بجائے سامنٹ اور بانس دیدوں تو وہ خالی بیٹھا رہے گا۔ پس وہی ہستی بے عیب سمجھی جائیگی۔ جو ایسی چیزیں دے۔ جو دوسرے کی طاقتوں کے مطابق استعمال ہو سکتی ہوں۔ دوسرے کمال کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جو چیزیں وہ دے۔ وہ استعمال کے بعد اس کے لئے مفید بھی ہوں۔ فرض کرو۔ ایک آدمی کام تو کر سکتا ہے۔ اور وہی چیزیں اسے دی گئی ہیں۔ جن کو وہ استعمال میں لا سکتا ہے۔ مثلاً ایک جولاہے کو ہم ایک تانی دے دیں۔ اب وہ تانی کو استعمال میں تو لا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کپڑا بنائے۔ اور وہ کسی کام نہ آتا ہو۔ تو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس

پہلا سوال

یہ ہے۔ کہ کیا جس شخص کو کوئی چیز دی گئی ہے۔ وہ اسے استعمال میں لا سکتا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً ایک لوہار لوہا استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے کام سے کوئی نتیجہ نہ نکل سکے۔ تو اسے کیا فائدہ پہنچے گا۔ ایک ڈاکٹر کو ادویہ دیدو۔ وہ ادویہ کو استعمال میں لا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بیمار ہی نہ ہو۔ تو کسی ڈاکٹر کی عقل ماری ہے۔ کہ وہ ادویہ اٹھائے پھرے۔ یا مثلاً یہ ہو۔ کہ ایک طرف ڈاکٹر ادویہ اٹھائے پھرے۔ اور دوسری طرف ملاں چھو کرے۔ اور بیمار تندرست ہو جائے۔ تو لوگوں کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ ادویہ کی قیمت ادا کرتے پھریں۔ وہ ملاں کے پاس جائیں گے۔ اور وہ چھو کردے گا۔ اور مریض تندرست ہو جائیگا۔ انہیں کوئی رقم خرچ نہیں کرنی پڑیگی۔ مفت میں کام ہو جائے گا۔ پس یہ ساری چیزیں موجود ہونی چاہئیں۔ سامان بھی موجود ہو۔ پھر انسان اسے استعمال میں بھی لا سکتا ہو۔ اور استعمال میں لانے سے کوئی نتیجہ بھی مرتب ہوتا ہو۔ اور اسی پر لفظ رحیم دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بے انتہا طاقتیں انسان کو دی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس کی صفت رحمانیت کے تحت ہوا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ رحیم بھی ہے۔ وہ

کام کا اعلیٰ درجہ کا بدلہ

دیتا ہے۔ "اور بدلہ دیتا ہے" کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس نے یہ سامان بھی کیا ہے۔ کہ کام کے نتیجہ میں انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی آیت کے مفہوم سے مومن یہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعماء سے کام لیتا ہے۔ فرض کرو۔ ایک دولتمند جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے دولت ملی ہے۔ وہ اسے تعیش میں لگا دیتا ہے۔ تو وہ دولت سے صحیح کام نہیں لیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی

صفت رحیمیت

بتاتی ہے۔ کہ جو چیزیں خدا تعالےٰ سے ملی ہیں انہیں صحیح طور پر تصرف اور استعمال میں لانا ضروری ہے۔ پس جب کوئی مومن بسم اللہ پڑھے۔ تو وہ دیکھے کہ کیا وہ ایسا کام کر رہا ہے۔ جس کا تقاضا خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کی سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ وہ بازار جاتا ہے۔ اور پانچ سو روپیہ کی اطلس خرید لاتا ہے۔ اب اگر وہ اطلس خریدتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا۔ تو اس کا نفس اسے ملامت کریگا۔ کہ تو نے کیا کیا ہے۔ کیا تو نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اسی طرح استعمال کیا ہے۔ کہ اس کا مفید نتیجہ نکلے۔ جس کا رحیمیت تقاضا کرتی ہے۔ پس جو چیز تمہیں خدا تعالےٰ نے دی ہے۔ تم اسے صحیح طور پر استعمال کرو۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ صحیح کام وہ ہے۔ جس کا میں کوئی بدلہ دوں۔ اب تم اپنی آمد سے زیادہ رقم خرچ کر کے اطلس خرید لو۔ اور

زینت کے سامان

جمع کرلو۔ تو خدا تعالےٰ نے تمہیں کیا بدلہ دیگا۔ خدا تعالےٰ نے یہ ضرور کہا ہے۔ کلوا واشربوا کھاؤ اور پیو۔ لیکن ساتھ ہی کہا ہے۔ لاتسرفوا تم اسراف نہ کرو۔ ... وفانا ... کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔ اگر تم رزق طیب استعمال کروگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہارے کام نیک بنا دے گا۔ پس خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت نے جس کا ذکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ بتا دیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے تحت دی ہوئی اشیاء کو اس رنگ میں استعمال کرو۔ کہ اس سے صفت رحیمیت ظاہر ہونے لگے۔ اس میں سارے نیک کام آگئے۔ ایک شخص کے پاس دانے ہیں۔ وہ بسم اللہ پڑھتا ہے۔ ہل چلاتا ہے۔ وقت پر دانہ ڈالتا ہے۔ اور پانی دیتا ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ اس شخص نے بسم اللہ پڑھی۔ اور اس کا حق ادا کیا۔ کیونکہ رحیم کے معنے یہ تھے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء کو

صحیح طور پر استعمال

کرے۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی چیزوں کو صحیح طور پر استعمال کیا۔ اس نے ہل چلایا۔ سہاگہ پھیرا۔ پانی کا وقت آیا۔ تو پانی دیا۔ بیج ڈالا۔ اور صحیح وقت پر ڈالا۔ اب اسے رحیمیت بہت سا غلہ دیگی۔ لیکن ایک اور شخص ہے۔ وہ بسم اللہ پڑھتا ہے۔ لیکن ہل نہیں چلاتا۔ یا اگر ہل چلاتا ہے۔ تو اسے اچھی طرح دباتا نہیں۔ یونہی زمین کے اوپر ہل چلا دیتا ہے۔ یا سہاگہ نہیں پھیرتا۔ پھر پانی دیتا ہے۔ تو وتر نہیں رکھتا۔ دانہ پہلے ڈال دیتا ہے۔ یا وتر سوکھ جاتا ہے۔ تو اس وقت بیج ڈالتا ہے۔ ایسا شخص اگر بسم اللہ پڑھتا ہے۔ تو اس کا کیا فائدہ۔ فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ تم نے تو رحیمیت کی ہتک کردی۔ خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت تو کہتی تھی۔ کہ تو ہل چلائے۔ سہاگہ پھیرے۔ پانی دے۔ وتر آئے۔ تو صحیح موسم میں بیج ڈالے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ تم میری دی ہوئی چیزوں کو اس طرح استعمال کرو۔ کہ تمہیں اس کا بدلہ ملے۔ لیکن تو نے ایسا نہیں کیا۔ اگر تم اس طرح پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔ تو تمہاری زندگی کے سارے اعمال درست ہو جائیں۔ ہر کام جو تم کرتے ہو۔ دیکھو کہ جس شکل میں تم اسے کرنے لگے ہو۔ اس کے نتیجہ کا خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نتیجہ کا وعدہ خدا تعالےٰ نے کیا ہے۔ تو ان چیزوں کا استعمال جائز ہے۔ اس میں

صفت رحمانیت

بھی آگئی۔ اور صفت رحیمیت بھی۔ اگر تم دوسرے کا مال چرا کر استعمال کرتے ہو۔ تو صفت رحمانیت اڑ گئی۔ اور اگر اسے بے موقع استعمال کرتے ہو۔ تو صفت رحیمیت اڑ گئی۔ اس قسم کی بسم اللہ پڑھنے کا فائدہ کیا۔ بعض چور بسم اللہ پڑھ کر

چوری کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بسم اللہ پڑھنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ ہمیں کچھ نہیں سکتے بعض مالدار ہیں۔ وہ

دولت کا غلط استعمال

کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ اب اس میں صفت رحمانیت تو ہے۔ مگر صفت رحیمیت کہاں سے آئے گی۔ اللہ تعالےٰ نے جو شرط رکھی تھی وہ انہوں نے پوری نہیں کی۔ عیسائی لوگ فقط رحیم پڑھتے ہیں۔ رحمان نہیں پڑھتے۔ انہوں نے تو رحمانیت کو کسی اور وجہ سے چھوڑا ہے۔ اور یہ بات ان کے عقائد کے مطابق ٹھہرتی ہے لیکن ایک مسلمان کو تو حکم ہے۔ کہ جو طاقت اسے ملی ہے۔ وہ اقرار کرے۔ کہ وہ طاقت اسے خدا تعالیٰ نے ہی دی ہے۔ اور وہ اسے صحیح طور پر استعمال کرے۔ تا اسے اس کا وہ بدلہ ملے۔ جس کا خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے۔ گویا ہر کام کا شروع اور آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔ رحمانیت کے اندر آغاز کو بیان کیا گیا ہے۔ اور رحیمیت میں انجام کو بیان کیا گیا ہے۔ پس بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر مومن اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا آغاز بھی اور انجام بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اعمال خدا تعالےٰ نے ہی بنائے ہیں۔

ہو الاوّل والآخر

وہ ابتدا کرنے والا بھی ہے۔ اور اسی طرح انجام بھی اسی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے گرد انسان چکر لگا رہا ہے۔ جیسے حج کے ایام میں حاجی حجر اسود کے گرد طواف کرتے ہیں جہاں سے وہ چلتے ہیں وہیں آ کر وہ چکر ختم کرتے ہیں۔ اسی طرح بسم اللہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ وہیں سے یہ ابتدا کرتا ہے اور وہیں جا پڑتا ہے جیسے بعض نہریں دریا سے نکلتی ہیں اور دریا میں ہی جا پڑتی ہیں۔ پانی کو دیکھو خدا تعالےٰ اسے زمین سے نکالتا ہے۔ پھر بادل کی صورت میں اسے اوپر اٹھاتا ہے اور پھر بارش کی صورت میں نیچے گراتا ہے۔ اور وہی پانی دوبارہ زمین میں چلا جاتا ہے۔ پھر دوبارہ خدا تعالےٰ اسے زمین سے نکالتا ہے۔ اسی طرح یہ پانی چکر کھاتا رہتا ہے۔ رہٹ کو دیکھ لو۔ ایک طرف سے کنوئیں سے پانی نکالا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف سے پھر کنوئیں میں ڈوبنا شروع ہوتا ہے۔ یہی بسم اللہ کا حال ہے

حقیقی مومن

وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے نکلتا ہے اور خدا تعالیٰ میں واپس چلا جاتا ہے۔ اس کا آنا جانا اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ جیسے رہٹ چل رہا ہوتا ہے ویسا ہی مومنانہ زندگی ہوتی ہے۔

ضلع وار قائدین کا انتخاب

۱۵ مئی ۱۹۵۳ء تک انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ میں مجالس کے نمائندوں نے فیصلہ کیا تھا کہ پنجاب میں ضلعوار نظام قائم کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے گزشتہ سال بھی اعلان کیا گیا۔ اور سال رواں میں بھی رسالہ خالد میں اس قسم کے اعلانات شائع ہوتے رہے ہیں مگر ابھی تک صرف ضلع سرگودہا میں قائد ضلع کا انتخاب ہو سکا ہے دوسری مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی چونکہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ اس لئے اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ضلع کے مرکزی مقام کی مجلس کا قائد اس انتخاب کے لئے انتظام کرنے کا ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے ضلع کے دوسرے مقامات کے قائدین کے لئے کوئی مناسب تاریخ اور جگہ کی تعیین کر کے ان کو اطلاع دے۔ یہ قائدین اپنے میں سے کسی ایک کو قائد ضلع منتخب کریں جس کی منظوری مرکز دے گا۔ منتخب شدہ قائد ضلع کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے ضلع کی مجالس کا دورہ کرے۔ ان کو بیدار کرے اور اس ضلع میں جہاں ابھی تک مجلس قائم نہ ہوئی ہوں۔ وہاں مجالس قائم کرے یہ انتخاب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے آخری تاریخ ۱۵ مئی ۱۹۵۳ء مقرر کی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں یہ انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔ اگر کسی جگہ کے قائد کو اپنے ضلع کی تمام مجالس کا علم نہ ہو۔ تو مرکز سے خط لکھ کر فہرست منگوا سکتا ہے بہر حال اب اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ کے اوقات

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اطلاع دیتے ہیں:۔ احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱ مئی ۱۹۵۳ء سے تا اطلاع ثانی دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا وقت صبح ۶½ بجے سے ۱۲½ بجے دوپہر تک مقرر کیا گیا ہے۔

دعائے نعم البدل

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مینیجر کا بچہ حمید اللہ کھولتے ہوئے دودھ کے برتن میں گر جانے کی وجہ سے بدوملہی میں وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم المصلح اس صدمہ میں مولوی صاحب موصوف اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا نعم البدل عطا کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت الٰہی عجیب چیز ہے۔ وہ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے

"معرفت کے بعد بڑی ضروری بات نجات کے لئے محبت الٰہی ہے۔ یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنے والے کو عذاب دینا نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص سے کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے۔ اس کو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے۔ اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ کہ اگر ایک شخص ایک شخص کو جس سے وہ اپنے دل سے محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے۔ تب بھی اس قدر اثر تو ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے۔ اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھنچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی ان کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے۔ پھر جب کہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پا لیتا ہے۔ تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے۔ محبت عجیب چیز ہے۔ اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے۔ سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے۔ کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے۔ اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال پانے کیلئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے۔ کہ بس مر ہی جاتا ہے۔ اسلئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا۔ کہ جو عوام سمجھتے ہیں۔ کہ قتل نہ کر خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے۔ ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اسلئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی بھی وقت خدا تعالیٰ سے الگ رہے۔ اسلئے بشریت کے تقاضے سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے۔ کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جاوے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے۔ کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کر سکتا۔ اور ہر لحظہ استغفار کو آئینہ روز رکھتا ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۷)

وصایا :۔ یہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۳۴۳۷ :۔ منکہ غلام احمد خان ظہور ولد الطاف حسین خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میرے والد صاحب بقید حین حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں بر سر ملازمت کر رہا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ قائمقام چیف انسپکٹر۔ گواہ شد :۔ غلام رسول کارکن بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۲۷۲ :۔ منکہ محمد اکبر ولد کرم الٰہی صاحب پیشہ درزی عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن سلیم پور ڈاکخانہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد زندہ ہیں اور وہ غیر احمدی ہیں۔ میں فیکٹری میں مزدوری کرتا ہوں جو اندازاً ۶۰ روپے ماہوار ہوتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ محمد اکبر بقلم خود موصی۔ گواہ شد :۔ غلام حسین گوہد پور۔ گواہ شد :۔ علی محمد موصی صحابی گھگھانوالی

وصیت نمبر ۱۳۴۳۲ :۔ منکہ منظور احمد ولد قریشی محمد حسین صاحب قوم قریشی پیشہ مزدوری مشین عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھوڑیالہ ڈاکخانہ بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں۔ میری آمدنی اندازاً مبلغ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ منظور احمد قریشی بقلم خود موصی۔ گواہ شد :۔ محمد حسین قریشی والد موصی۔ گواہ شد :۔ علی محمد موصی صحابی گھگھانوالی

وصیت نمبر ۱۲۲۵۲ :۔ منکہ محمد نواز ولد چوہدری احمد خان صاحب مرحوم چک نمبر ۹ پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہماری کچھ زمین موضع رام کے نزد جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ہے۔ اور کچھ زرعی زمین و مکان چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال میں ہے جو اب تک ہم پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ جب تقسیم ہو کر قبضہ ملے گا۔ تو میں مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر کوئی آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ محمد نواز موصی بحروف انگریزی۔ گواہ شد :۔ جہان خان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۹ پنیار۔ گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۲۵۳ :۔ منکہ بہشت بی بی زوجہ غلام رسول صاحب قوم وننگ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چک نمبر ۹ پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اور ڈیڑھ تولہ زیور طلائی قیمتی اندازاً ۱۵۰/- کل ۲۱۵۰/- روپے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ :۔ بہشت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ نبی احمد بقلم خود پسر موصیہ۔ گواہ شد :۔ جہان خان بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۹ پنیار۔ گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال موصی ۲۷۹۷

وصیت نمبر ۱۳۵۷۳ :۔ منکہ نور الٰہی ولد فضل الٰہی صاحب قوم جٹ پیشہ ٹھیکیداری تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ٹھیکیداری مبلغ قریباً ۸۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ نور الٰہی بقلم خود موصی۔ گواہ شد :۔ حافظ شفیق احمد سیکرٹری وصایا احمد نگر۔ گواہ شد :۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۴۷۶ :۔ منکہ دین محمد ولد محمد رمضان صاحب قوم کشمیری پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن رنگے پور ڈاکخانہ خوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام قیمتی ۲۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میں کپڑا بننے کا کام کرتا ہوں جس کی ماہوار آمد ۱۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ دین محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ علی محمد موصی و صحابی گھگھانوالی۔ گواہ شد :۔ حاجی برکت اللہ سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا؟ [illegible] ضلع سیالکوٹ

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کو جموں کی سرحد پر گرفتار کر لیا گیا

نئی دہلی۔ ۱۱ رمئی۔ آج شام ۵ بجے جن سنگھ کے صدر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی اور ان کے دو ساتھیوں کو بلا پرمٹ جموں میں داخل ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری بھارتی مقبوضہ کشمیر سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت عمل میں آئی۔ ڈاکٹر مکرجی مشرقی پنجاب سے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ جموں میں داخل ہوئے تھے۔ جموں کے انسپکٹر جنرل پولیس نے ریاستی سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ ۴ کے تحت ان پر اس حکم کی تعمیل کی۔ کہ وہ ریاست کے علاقہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پولیس نے مکرجی اور ان کے ساتھیوں سے کہا۔ کہ اگر آپ چاہیں۔ تو واپس جا سکتے ہیں۔ ورنہ گرفتار کیا جائیگا۔ مکرجی کے چار ساتھی واپس چلے گئے۔ اور دو نے آگے بڑھنے پر اصرار کیا۔ اس پر مکرجی اور ان کے دو ساتھیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ مکرجی نے آج امرتسر میں اعلان کیا تھا۔ کہ "میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بھارت میں ایک تیسری آزاد مملکت بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" مکرجی نے امرتسر سے پٹھانکوٹ روانہ ہونے سے پہلے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ "جو واقعات پیش آنے والے ہیں۔ مجھے ان کے متعلق اچھی طرح معلوم ہے۔" مکرجی نے کہا۔ "میں بلا پرمٹ جموں میں داخل ہوں گا۔ وہاں پرجا پریشد کا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ نہرو اپنی نااہلیت کو ڈکٹیٹرانہ احکام سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اصل مسئلہ پر نہیں آتے۔ جموں میں ایسی بہت سی باتیں ہو رہی ہیں۔ جنہیں شیخ عبداللہ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اصل مسئلہ پر نہیں آتے۔ جموں میں داخل ہونے سے میرا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ جموں میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ شیخ عبداللہ دنیا سے کیا کچھ چھپا رہے ہیں۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ کچھ بھی ہو۔ میں جموں میں ضرور داخل ہوں گا۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ مکرجی کو مشرقی پنجاب اور جموں کی سرحد پر مادھوپور کے مقام پر جموں میں داخل ہوتے ہی گرفتار کرنے کا حکم سرحدی حکام کو دے دیا گیا تھا۔ مقبوضہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم تمام پیش بندیاں مکمل کرنے کے لئے کل خود جموں پہنچ گئے تھے۔ انہیں ریاست بدر کرنے کے بھی انتظامات کئے گئے تھے۔

بعد میں اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کو آج ہی سری نگر جیل پہنچا دیا گیا۔ مکرجی کے ساتھ ان کے دو ساتھی صدر دہلی جن سنگھ گورو دت وید اور ایک اور سنگھی ٹیک چند کو بھی سری نگر میں پہنچا دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۱ رمئی۔ عنقریب قاہرہ میں تمام عرب ممالک کی فوجوں کے چیف آف سٹاف کی ایک کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے اجتماعی دفاع کی اسکیم کے سلسلے میں ایک ابتدائی معاہدہ پر غور کیا جائے گا۔

انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان دوستی کے معاہدہ کی توثیق

جاکرتا ۱۱ رمئی۔ جمہوریہ انڈونیشیا اور حکومت پاکستان کے درمیان دوستی کے معاہدہ کی توثیق ناموں کا پنجشنبہ کو یہاں ایک مختصر تقریب کے دوران میں باہمی تبادلہ ہوا۔ دونوں ممالک کے درمیان "دائمی" دوستی و اخوت کے معاہدہ پر ۳ مارچ ۱۹۵۱ء کو جاکرتا میں ڈاکٹر محمد روم نے حکومت جمہوریہ انڈونیشیا کی جانب سے اور پاکستان کے سابق سفیر متعینہ انڈونیشیا ڈاکٹر عمر حیات ملک نے حکومت پاکستان کی جانب سے دستخط کئے تھے۔ توثیق ناموں کے باہمی تبادلہ کے بعد اس معاہدہ پر عمل شروع ہوا ہے۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر موئیکار نوٹو دیڈجگڈو وزیر خارجہ انڈونیشیا نے اس موقع کو "ایک تاریخی واقعہ" بتاتے ہوئے کہا۔ کہ "پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات ہمیشہ نہایت خوشگوار اور برادرانہ رہے ہیں۔" موصوف نے امید ظاہر کی کہ "یہ معاہدہ دونوں ممالک اور ان کے باشندوں کے باہمی مفاد کے معاملات میں رہنمائی کا کام دے گا۔ میری دعا ہے۔ کہ یہ موقع دونوں ممالک و اقوام کے درمیان مستحکم تر دوستی و مفاہمت کے جذبہ کے ایک نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہو۔"

پاکستان دو سال کے اندر اندر اناج کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائیگا۔ (قیوم)

پشاور ۱۱ رمئی۔ پاکستان کے وزیر صنعت خان عبدالقیوم خاں نے آج ایبٹ آباد اور مردان کے دو جلسوں میں تقریریں کرتے ہوئے کہا۔ کہ دو سال کے اندر پاکستان غذائی ضروریات کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت نے موجودہ صورت حال پر قابو پانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ پاکستان کی خوددار قوم دوسروں کا سہارا لیکر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہمیں خود اپنی زمین سے اتنا اناج پیدا کرنا ہوگا۔ جس سے ہماری ضروریات پوری ہو سکیں۔ آپ نے ڈھاکہ میں صوبائی لیگ کونسل کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ نئی مرکزی کابینہ کو پوری قوم کا اعتماد حاصل ہے۔

مسٹر جیکب ملک لندن پہنچ گئے

لندن ۱۱ رمئی۔ برطانیہ میں روس کے نئے سفیر مسٹر جیکب ملک آج پیرس سے لندن پہنچ گئے۔

حکومتِ پاکستان سرکاری دفاتر میں صوبہ پرستی کے خلاف ہمہ گیر مہم شروع کرے گی

کراچی ۱۱ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان عنقریب اپنے چھوٹے اور بڑے تمام دفاتر میں صوبہ پرستی کے خلاف ہمہ گیر مہم شروع کرنے والی ہے۔ وہ تمام افسران خواہ ان کا درجہ اور مقام کتنا بلند ہو۔ جن پر صوبہ پرستی کا شبہ ہوگا انہیں ملازمت سے نکال دیا جائے گا حکومتِ پاکستان یہ اقدام اسلئے اٹھا رہی ہے۔ کہ صوبہ پرستی سرکاری مشینری کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے۔ اور اس سے حکومت کی کارکردگی کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے سرکاری حلقوں کا پختہ خیال یہ ہے۔ کہ صوبہ پرستی رشوت خوری وغیرہ سے بھی زیادہ تباہ کن ہے۔ اور اگر پاکستان کو ایک آزاد قوم کی طرح زندہ رہنا ہے تو صوبہ پرستی کو بہر قیمت ختم کر دینا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو ۱۹۵۰ء سے بعد کی تمام افسران کی ترقیوں کا جائزہ لے گی۔ اس کمیٹی کے باہر اس قسم کی تجویزیں بھی سننے میں آ رہی ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد سے جتنے تقررات ہوئے ہیں ان سب کا جائزہ لیا جائے اور جو لوگ صلاحیت یا لیاقت نہ رکھتے ہوں اور ان کو ناجائز ترقی دے دی گئی ہو۔ انہیں اگر سابقہ جگہوں پر واپس نہ کیا جا سکے تو کم از کم اس عہدے پر پہنچا دیا جائے جس پر وہ ۱۹۵۰ء میں تھے۔

فوجی عدالت کی طرف سے ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کو سزائے موت کا حکم

لاہور ۱۱ رمئی۔ انفارمیشن سروس پبلک ریلیشنز ڈائرکٹوریٹ نے اعلان کیا ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو جن کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا موت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ آپ کے خلاف سو الزامات لگائے گئے تھے۔ ان میں یہ الزام بھی شامل تھا۔ کہ وہ حکومت کے خلاف منافرت اور بداطمینانی پھیلا رہے تھے۔ اور مسلح افواج میں منافرت رسالہ پر پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ آپ کو مارشل لا کے زمانہ ہی میں ۲۸ رمارچ کو گرفتار کیا گیا۔ اس سے پہلے آپ ۱۹۴۸ء میں سیفٹی ایکٹ میں گرفتار ہوئے۔ اور اٹھارہ ماہ کی نظربندی کے بعد رہا کئے گئے تھے۔ ایک اور پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مارشل لا آرڈر نمبر ۸ اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۵۳ الف کے تحت محمد بخش ولد حاجی محمد اسمٰعیل کو پانچ سال قید بامشقت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ یا مزید دو سال قید بامشقت کی سزا۔ نصیر بیگ ولد امیر بیگ کو پانچ سال قید بامشقت اور پانچ ہزار روپے جرمانہ یا مزید دو سال قید بامشقت کی سزا۔ سید نقی علی ولد سید رضی علی کو تین سال قید بامشقت کی سزا۔ اور مولانا افضل اللہ خان عزیز اور ملک محمد شریف کو مارشل لا آرڈر نمبر ۸ اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت تین سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ یاسین ولد محمد رمضان کو مارشل لا آرڈر نمبر ۱۳ الف کے تحت پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ مولانا افضل اللہ خان عزیز جماعت اسلامی کے روزنامہ تسنیم کے ایڈیٹر تھے۔

مہاجرین کی آبادکاری پر کثیر رقم خرچ کی جائیگی

ڈھاکہ ۱۱ رمئی۔ مشرقی پاکستان کے سیاسی تنازعات کو کامیابی کے ساتھ طے کرنے کے بعد اب وزیر اعظم محمد علی صوبہ کے دوسرے اہم نازک مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ اس وقت مہاجرین پٹ سن۔ طلباء۔ اور خوراک کے مسائل۔ ان کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نے طلباء کے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اس سلسلے میں طلباء کے کئی وفود سے بھی مل چکے ہیں وہ صوبے کی اقتصادی حالت کو بھی بہتر بنانے کے لئے کئی منصوبوں پر غور کر رہے ہیں۔ مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق وزیر اعظم کے حالیہ بیانات سے مہاجر لیڈروں میں نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔۔ حال ہی میں مہاجر لیڈروں کا ایک وفد وزیر اعظم سے ملا اور مطالبہ کیا کہ ان کو مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور اسمبلیوں میں نمائندگی دی جائے باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم مہاجرین کی آبادکاری کیلئے ایک کثیر رقم خرچ کرنے کی تجویز پر بھی غور کر رہے ہیں۔

عرب ممالک میں یہودیوں کی جائدادیں ضبط کرنے کی سفارش

دمشق ۱۱ رمئی۔ عرب یونین تجارتی صنعتی اور زراعتی ایوان نے تمام عرب حکومتوں سے سفارش کی ہے۔ کہ جب تک عرب مہاجرین دوبارہ اپنے گھروں میں آباد نہیں کئے جاتے۔ یہودیوں کی تمام جائدادیں ضبط کر لی جائیں۔

اسرائیل کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی اور سخت کر دی جائے۔ تمام عرب کمپنیوں سے کہا جائے۔ کہ یہودی ممالک میں اپنی تجارتی شاخیں بند کر دیں۔ اور عرب ممالک میں یہودی کمپنیوں کی شاخیں بند کر دی جائیں۔ عرب کمپنیاں یہودیوں کو تیل نہ سپلائی کریں۔ بارکلے اور عثمان بینک میں منجمد عرب سرمائے جاری کئے جائیں۔ کانفرنس کا ایک وفد عرب لیگ میں وزرائے مالیات سے ملاقات کرے گا۔

برطانیہ سویز سے فوجوں کے انخلاء کے سوال پر مصر سے بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے

لندن ۱۱ رمئی: برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ اگر مصر نے نہر سویز کے برطانوی فوجی اڈوں پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ اس حملے کا مقابلہ کرے گا۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے یہ بھی پیشکش کی۔ کہ برطانیہ کسی بھی وقت سویز سے فوجوں کے انخلاء کے سوال پر مصر سے بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ اگر مصر اس پر رضامند ہو جائے کہ ان مذاکرات میں امریکہ کو بھی شریک کر لیا جائے۔ تو یہ اور بھی بہتر ہوگا۔ پارلیمنٹ میں برطانیہ کی خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے چرچل نے کہا۔ کہ مصر نے سویز کے بارے میں برطانیہ کو کوئی الٹی میٹم نہیں دیا۔ جنرل نجیب کی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جو انہوں نے کل کی تھی۔ اور جس میں جنرل نجیب نے برطانیہ کو مصر کا "دشمن" کہا تھا۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ وہ غالباً امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو مرعوب کرنے کی ایک کوشش ہے۔ مسٹر ڈلس آج ہی قاہرہ پہنچے ہیں مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا کہ مصری فوج نے جسے سابق نازی افسر تربیت دے رہے ہیں۔ اگر برطانوی فوج پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ ان حملوں کا جواب دے۔ مسٹر چرچل جو مسٹر ایڈن کی جگہ وزیر خارجہ بھی ہیں کہا کہ مسٹر ایڈن کئی ماہ تک وزارت خارجہ کے فرائض نہیں سنبھال سکیں گے۔ کوریا کا ذکر کرتے ہوئے چرچل نے کہا۔ کہ ہمارا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ کوریا میں عارضی صلح ہو جائے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں ان کی بناء پر بھی عارضی صلح کا معاہدہ ہو سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ برطانیہ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ اس وقت حالات ایسے ہیں۔ کہ عالمی مسائل طے کرنے کیلئے بڑی طاقتوں کی ایک کانفرنس بلا تاخیر بلانی چاہیئے۔

لبنان کی سرحد پر یہودی حملوں میں اضافہ

بیروت ۱۱ رمئی:۔ لبنان کی داخلی حفاظت کرنے والی فوج نے وزارت امور خارجہ سے شکایت کی ہے۔ کہ اسرائیلی گشتی دستوں نے سرحد پر خلاف ورزی کی رفتار بڑھا دی ہے۔ سرحد پر یہودی برابر گولی چلا رہے ہیں۔ اس لئے اقوام متحدہ سے شکایت کی جائے۔

وہی غیر ملکی امداد قبول کی جائیگی جو جکڑ بندیوں سے آزاد ہو

وزیر خوراک و زراعت خان عبد القیوم خاں کی یقین دہانی

پشاور ۱۲ ؍مئی۔ صنعت وزراعت کے مرکزی وزیر خان عبد القیوم خاں نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان کوئی ایسی بیرونی امداد قبول نہیں کرے گا۔ جو برے اثرات کی حامل ہو۔ کل شام ایبٹ آباد میں ایک پبلک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ملک کا ہر فرد گورنر جنرل مسٹر غلام محمدؒ کے اس اعلان کی پوری تائید کرتا ہے۔ کہ پاکستان اس بیرونی امداد ہی کا خیر مقدم کرے گا۔ جو پابندیوں اور جکڑ بندیوں سے آزاد ہو۔ قلت اناج کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خوراک نے اس قوی امید کا اظہار فرمایا۔ کہ پاکستان جلد ہی خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے گا۔ بلکہ بیرونی ملکوں کو بھی اناج برآمد کر سکے گا۔ آپ نے لوگوں سے عزم و ہمت کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی۔ اور باہم متحد ہو کر یکجان ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا قلت اناج کا سبب یہ ہے۔ کہ ہندوستان نے نہروں کا پانی ایسے وقت میں روک لیا۔ جبکہ اسکی اشد ضرورت تھی۔

چنانچہ ایک وسیع علاقہ سیراب نہ ہونے کے باعث بنجر ہو گیا۔ دوسرے بارش کی کمی بھی رنگ لائی۔ اور کچھ کاشتکاروں نے کپاس پٹ سن اور پٹ سن وغیرہ بونے کی طرف زیادہ توجہ دی۔ غذائی حالت کا جائزہ لینے کے لئے جو امریکی وفد آیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ امریکی گیہوں آنے پر گندم کے موجودہ نرخوں پر نظر ثانی کی

کوریا کے مذاکرات میں تعطل

پن من جام ۱۲ ؍مئی۔ آج یہاں صلح کے مذاکرات میں تعطل کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جبکہ اقوام متحدہ کے وفد نے کمیونسٹوں کی پیشکردہ تجاویز امن کی مزید وضاحت چاہی۔ اور دوسری جانب سے ایسا کرنے سے انکار کر دیا گیا۔

اقوام متحدہ کے جنرل ہیرسن نے کمیونسٹوں سے کہا۔ کہ ان کی تجاویز آخری حل کا درجہ نہیں رکھتیں جب تک وہ اتحادیوں کے سوالات کا خاطر خواہ جواب نہیں دیں گے۔ اس وقت تک کسی تصفیہ تک پہنچنا ناممکن ہے۔

ڈالر مہیا کر کے بھارت کو بچاؤ

سابق امریکی سفیر کی سفارش

واشنگٹن ۱۲ ؍مئی۔ بھارت میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر چیسٹر باؤلز نے کہا ہے۔ کہ بھارت کو مزید اقتصادی امداد دی جائے۔ ورنہ وہاں کمیونزم کا خطرہ بڑھ جائیگا۔ اس خیال کا اظہار انہوں نے کل صدر آئزن ہاور سے ملاقات کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے کیا۔

انہوں نے بتایا۔ کہ بھارت کو ۵ کروڑ ڈالر کی سالانہ امداد مل رہی ہے۔ حالانکہ اسے اس سے چوگنی امداد کی ضرورت ہے۔ جب جا کر وہ تین سال میں اس قابل ہو سکے گا۔ کہ اپنے آپ کو خود کفیل بنا سکے۔ انہوں نے کہا۔ یہ امداد زیادہ تر آبپاشی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درکار ہے۔

کوئٹہ ۱۲ ؍مئی۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ خان قربان علی خان ایک ذاتی کام کے سلسلہ میں کل شام لاہور روانہ ہو گئے۔

محمد رکن الدین پارلیمنٹری سکرٹری کے عہدے سے مستعفی ہو گئے

ڈھاکہ ۱۲ ؍مئی۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے رکن مسٹر محمد رکن الدین پارلیمنٹری سکرٹری کے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کل انہوں نے اپنے استعفیٰ کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے نام ایک خط میں لکھا۔ کہ یہ عہدہ میری نگاہ میں غیر ضروری ہے۔ نہ صرف اس سے قوم کا روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ بلکہ اسکی بدولت بحیثیت مسلم لیگی کارکن کے اپنے فرائض سر انجام دینے میں بھی رکاوٹ پڑتی ہے۔

ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاری کرنے والوں کی خلاف سخت کاروائی کی جائے گی

حکومت تمام سال مناسب نرخ پر اناج مہیا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ ملک فیروز خان نون

ملتان ۱۲ ؍مئی پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاری کرنے والوں کو خبر دار کیا ہے۔ کہ حکومت ان کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کل آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ سماج دشمن عناصر سستے داموں اناج مہیا کرنے کی سکیم کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے زمینداروں کو نصیحت کی کہ وہ بلیک مارکیٹ کرنے والوں کے ہاتھ ہرگز اناج فروخت نہ کریں۔ بلکہ اس بارے میں بہر طور حکومت کو ہی ترجیح دیں آپ نے یقین دلایا کہ خواہ حکومت کو نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ ایک ہی قیمت پر تمام سال اناج مہیا کرنے کی سکیم کو ضرور عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

مسٹر نور الامین کے حق میں اعتماد کی تحریک

صوبائی لیگ کے پبلسٹی سکرٹری کا بیان

ڈھاکہ ۱۲ ؍مئی۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے پبلسٹی سکریٹری مسٹر ایم اے صبور نے حسب ذیل پریس بیان جاری کیا ہے۔ میری توجہ ایک بیان کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جو صوبائی لیگ کونسل کے تین ممبروں کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ شاہ عزیز الرحمن نے مسٹر نور الامین کے حق میں اعتماد کی جو تحریک پیش کی تھی کسی نے بھی اسکی تائید نہیں کی۔ یہ صریحاً غلط بیانی ہے میں نے خود اس کی باقاعدہ تائید کی تھی اور اسکے بعد کونسل کی رائے طلب کی گئی تھی کونسل کے ممبران نے ہاتھ اٹھا کر اپنی منظوری کا اعلان کیا۔ چنانچہ یہ تحریک بھاری اکثریت سے منظور ہوئی۔ اور صرف ۲۲ ممبران نے اسکی مخالفت کی۔

ہاشم گزدر کی طرف سے مبارکباد کا پیغام

ڈھاکہ ۱۲ ؍مئی مجلس دستور ساز کے رکن مسٹر ہاشم گزدر نے مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین کو صوبائی لیگ کونسل اور پارلیمنٹری پارٹی کے اجلاس میں اعتماد کی تحریک پاس ہونے پر ایک برقی پیغام میں دلی مبارکباد پیش کی ہے۔

قبائلی علاقہ کیلئے ۱۹ ہزار روپے کی منظوری

پشاور ۱۲ ؍مئی۔ گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے۔ مالاکنڈ کے قبائلی علاقے کیلئے ۱۹ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ اس رقم سے ایک گشتی شفاخانے کے واسطے ایک جیپ اور ضروری ادویات خریدی جائیں گی۔

درخواست دعا

امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ میر نور احمد صاحب ٹالپور ربوہ سے اطلاع دیتی ہیں۔ کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ تاحال بیمار ہیں اور بے حد کمزور ہو گئی ہیں احباب آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض (بقیہ صفحہ ۲)

غرض اسلام کے درخشندہ امتیازات میں سے یہ ایک خصوصی امتیاز ہے کہ اسلام نے آزادی ضمیر کی تعلیم دی۔ اور اس کا اعلان فرما کر مذہب کے معاملہ میں جبر کو ناممکن اور اس لئے بے فائدہ اور لاحاصل قرار دیا۔ اور ساتھ ہی اسے ناجائز اور خلاف اسلام بتایا جب تک مسلمانوں میں روحانیت اور اسلام کی حقیقی تعلیم اور اسکی خوبیوں کی سچی غیرت کا غلبہ رہا۔ وہ اس اصول پر کاربند رہے۔ اور اس اعلان کی کماحقہٗ نگہداری کرتے رہے۔ لیکن افسوس کہ مرور زمانہ اور ہدایت کے سرچشمہ سے بُعد کی وجہ سے جہاں اسلام کی دیگر روشن خوبیوں سے عامۃ المسلمین بتدریج غافل ہوتے گئے۔ وہاں انہوں نے اسلام کی عالمگیر رواداری اور آزادی ضمیر کی علمبرداری کو بھی فراموش کر دیا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے خلاف عمل شروع کر دیا۔ اور جہاں اسلام رواداری اور آزادی ضمیر کا علمبردار تھا۔ عام مسلمان اِلّا ماشاء اللہ عدم رواداری اور جبر کے مؤید اور وکیل بن گئے۔ دراصل مسلمانوں کا یہ رویہ اور یہ موقف روحانیت کے فقدان کا اعلان اور اقبال تھا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی تعلیم کردہ رواداری اور آزادی ضمیر ایک خلق معدوم ہو کر رہ گئی ہے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور اطاعت کے دعویداروں اور اسلام کے جاں نثاروں کا فرض ہے۔ کہ جہاں وہ اسلام کے تعلیم کردہ دوسرے اخلاق فاضلہ کے احیاء اور تجدید میں دن رات کوشاں ہوں۔ وہ حقیقی رواداری اور مکمل آزادی ضمیر کو دنیا میں نمایاں طور پر قائم کرنے کا عزم مضبوط کریں۔ اور دکھوں اور مصیبتوں کو سہتے ہوئے بھی اسلام کے اس فخر اور امتیاز کو دنیا کے سامنے پھر آشکار کر دیں۔ کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے۔ جس نے بنی نوع انسان کو پوری رواداری اور مکمل آزادی ضمیر کے بلند مقام پر کھڑا کیا۔

(باقی)